مقیم مقتدی نے مسافر امام کی اقتدا کی تو باقی رکعتوں میں قراءت کا حکم؟

مجیب: محمد ساجد عطاری

مصدق: مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: MUI-0328

تاریخ اجراء: 05ربیع الآخر1446ھ/9اکتوبر2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک مقیم شخص جو چار رکعت والی نماز میں ایک مسافر کی اقتدا کرتا ہے، مسافر امام کے دو رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد جب وہ شخص اپنی دو رکعت مکمل کرنے کے لیے کھڑا ہو گا، تو اس وقت وہ قراءت کرے گا یا نہیں؟ نیز اگر اس نے جان بوجھ کر قراءت کر لی، تو اس کی نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مقیم مقتدی کا اپنی بقیہ دو رکعتوں میں قراءت کرنا جائز نہیں بلکہ خاموش رہنا واجب ہے؛ کیونکہ چار رکعت والی فرض نماز میں مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا مقیم مقتدی آخری دو رکعتوں میں لاحق ہوتا ہے۔ اور لاحق، حقیقی مقتدی کی طرح حکم رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کے سہو سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، لیکن اگر کوئی مقتدی امام کے پیچھے قصداً واجب چھوڑے تو اس کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر کسی نے جان بوجھ کر خاموش رہنا (جو کہ واجب ہے) ترک کیا اور قراءت کی تو اس کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی۔

مسافر کی اقتدا کرنے والا مقیم لاحق ہوتا ہے جیسا کہ علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "واللاحق من فاتتہ الرکعات کلھا أو بعضھا لکن بعد اقتدائہ بعذر کغفلۃ وزحمۃ وسبق حدث ومقیم ائتم بمسافر۔۔۔ وکذا بلا عذر" ترجمہ: لاحق وہ شخص ہے جس کی امام کی اقتدا کرنے کے بعد پوری یا کچھ رکعتیں چھوٹ

گئی ہوں، خواہ کسی عذر مثلاً غفلت، زحمت، حدث واقع ہونے یا مقیم کا مسافر امام کی اقتدا کرنے کی وجہ سے، یا بغیر کسی عذر کے۔ (ملتقطاً درمختار، صفحہ 81، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

لاحق کا حکم حقیقی مقتدی کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "حكمه كمؤتم حقيقة فلا يأتي فيما يقضي بقراءة ولا سهو" ترجمہ: لاحق کا حکم حقیقی مقتدی کی طرح ہے لہذا نہ وہ قیام میں قراءت کرے گا نہ ہی واجب چھوٹنے پر سجدۂ سہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 309، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

مقتدی کا قیام میں خاموش رہنا واجب ہے جیسا کہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ واجبات نماز شمار کراتے ہوئے فرماتے ہیں: "امام جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ، اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 519، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مقتدی نے قصداً واجب ترک کیا تو اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے جیسا کہ ردالمحتار میں ہے: "(وانصات المقتدي) فلو قرأ خلف إمامه كره تحريما ولا تفسد في الأصح ۔۔۔ ولا يلزمه سجود سهو لو قرأ سهوا لأنه لا سهو على المقتدي، وهل يلزم المتعمد الإعادة جزم ح وتبعه ط بوجوبها" ترجمہ: مقتدی کا خاموش رہنا واجب ہے، تو اگر کسی نے امام کے پیچھے قراءت کی تو یہ مکروہ تحریمی ہے، لیکن اصح قول کے مطابق اس کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر غلطی سے قراءت کی تو سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوگا؛ کیونکہ مقتدی پر سہو نہیں ہوتا، لیکن کیا جس (مقتدی) نے قصداً واجب ترک کیا، اس پر نماز کا اعادہ لازم ہے، علامہ ابراہیم حلبی نے اس کے وجوب پر جزم فرمایا ہے اور علامہ طحطاوی نے اس کے وجوب میں علامہ ابراہیم کی اتباع کی ہے۔ (ملتقطاً ردالمحتار، جلد 1، صفحہ 470، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم